فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

RECD. NO. 7.5.56

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۹ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۹ تبوک ۱۳۴۱ھش ۔ ۹ ستمبر ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۰۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محلہ ، ۸ ستمبر ۱۹۶۲ء بوقت دس بجے صبح

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ اعصابی بے چینی تھی ۔ رات نیند اچھی طرح آ گئی ۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو خدا کی تلاش میں استقلال سے کام لیتا ہے وہ ضرور اس کو پالیتا ہے

چاہیئے کہ انسان پہلے خدا کی ہستی اور پھر اس کی صفات کی واقفیت حاصل کر کے یقین کے مرتبہ پر پہنچے

"اسلام ہے کیا ؟ اسلام کا تو نام ہی اللہ تعالیٰ نے فطرت اللہ رکھا ہے ۔ فطرتی مذہب اسلام ہی ہے ۔ مگر ان باتوں کی حقیقت کب کھلتی ہے ؟ جب انسان صبر اور ثابت قدمی کے ساتھ کسی پاک صحبت میں رہے ۔ ثابت قدمی میں بڑی برکتیں ہوتی ہیں ۔ شہد کی مکھی کو دیکھو کہ جب وہ ثابت قدمی اور محنت کے ساتھ اپنے کام میں لگتی ہے تو شہد جیسی نفیس اور کار آمد شے تیار کر لیتی ہے ۔ اسی طرح پر جو خدا کی تلاش میں استقلال سے لگتا ہے وہ اس کو پالیتا ہے نہ صرف پالیتا ہے بلکہ میرا تو یہ ایمان ہے کہ وہ اس کو دیکھ لیتا ہے ۔ ارضی علوم کی تحصیل میں کس قدر وقت اور روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے ۔ یہ علوم روحانی علوم کی تحصیل کے قواعد کو صاف طور پر بتا رہے ہیں ۔ ہمارا مذہب جو روحانی علوم مبتدی کے لئے ہونا چاہئیں یہ ہے کہ وہ پہلے خدا تعالیٰ کی ہستی ، پھر اس کی صفات کی واقفیت پیدا کرے ایسی واقفیت جو یقین کے درجہ تک پہنچ جائے تب اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کاملہ پر اسکو اطلاع مل جائیگی ۔ اور اس کی روح اندر سے بول اٹھے گی کہ پورے اطمینان کے ساتھ اس نے خدا تعالیٰ کو پالیا ہے ۔ جب اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایسا ایمان پیدا ہو جاوے کہ وہ یقین کے درجہ تک پہنچ جاوے اور انسان محسوس کرے کہ اس نے گویا خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے اور اس کی صفات سے واقفیت حاصل ہو جاوے تو گناہ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور طبیعت جو پہلے گناہ کی طرف جھکتی تھی ۔ اب ادھر سے ہٹتی اور نفرت کرتی ہے ۔ اور یہی توبہ ہے ۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر

آج شام ربوہ پہنچ رہے ہیں

ربوہ ۸ ستمبر ۔ مبلغ ماریشس مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر ماریشس میں کئی سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آج شام چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں ۔

مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہونچکر آپ کے استقبال میں شریک ہوں ۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۸ ستمبر کل یہاں نماز جمعہ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے پڑھائی ۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سادہ زندگی کی اہمیت اور تحریک جدید کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی ۔ اور احباب کو توجہ دلائی کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

— مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس آج کوئٹہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں ۔

انٹرویو برائے داخلہ ایم ۔ اے (عربی)

ایم ۔ اے عربی میں داخلہ لینے والے امیدواران کا انٹرویو ۱۲ اور ۱۳ ستمبر ۱۹۶۲ء (بروز بدھ و جمعرات) ہوگا ۔ درخواستیں ۱۱ ستمبر (بروز منگل) تک کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں اس کے بعد درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی

اگر بیس سے زیادہ طالب علم داخل ہو گئے تو Evening class کا انتظام کر دیا جائے گا ۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ ! اپنے اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پوری تیاری کے ساتھ شامل ہوں ۔ اجتماع ۱۹ ۔ ۲۰ ۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۶۲ء

جماعت احمدیہ کی ذمہ داری کا معیار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا کردار ہے

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی بیعت کی کیا شان تھی اور اس کا کیا تقاضا تھا وہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہو سکتی ہے :۔

"مکے میں جب عقبہ کے مقام پر مدینہ کے کچھ لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پیش کش کی تھی کہ آپ اور آپ کے ساتھی مدینہ تشریف لے آویں۔ اسی وقت یہ خطرہ کھل کر سامنے آگیا تھا کہ اس بیعت اور اس پیش کش کی حیثیت دراصل مدینہ والوں کی طرف سے سارے عرب کو ایک چیلنج کی ہے چنانچہ بیعت کرنے والوں میں ایک بزرگ عباس رضؓ بن عبادہ کے یہ الفاظ جو انہوں نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہے تھے۔ اب تک تاریخ میں محفوظ ہیں۔

"جانتے ہو اس شخص سے کس چیز پر بیعت کر رہے ہیں۔ تم اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے دنیا بھر سے لڑائی مول لے رہے ہو۔ لہٰذا اگر تمہارا خیال یہ ہو کہ جب تمہارے مال تباہی کے اور تمہارے اشراف ہلاکت کے خطرے میں پڑ جائیں تو تم اسے دشمنوں کے حوالے کر دو گے تو بہتر ہے کہ آج ہی اسے چھوڑ دو کیونکہ خدا کی قسم یہ دنیا اور آخرت کی رسوائی ہے۔ اگر تمہارا ارادہ یہ ہے کہ جو بلاوا تم اس شخص کو دے رہے ہو اسے اپنے اموال کی تباہی اور اپنے اشراف کی ہلاکت کے باوجود نباہو گے تو بے شک اس کا ہاتھ تھام لو کہ خدا کی قسم یہ دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے"۔ اس موقعہ پر تمام وفد نے بالاتفاق کہا تھا کہ "ہم اسے لیکر اپنے اموال کو تباہی اور اپنے اشراف کو ہلاکت کے خطرے میں ڈالنے کے لئے تیار ہیں"۔

(کوہستان ۹/۶۲ ، ص ۳)

یہ عہد وفاداری تھا جو انصارؓ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حقیقت میں کیا تھا تاہم جو معاہدہ ان سے ہوا تھا اس میں یہ شرط بھی تھی کہ انصار صرف اس وقت دفاع کریں گے جب حملہ مدینہ پر ہوگا۔ مندرجہ ذیل واقعہ سے معلوم ہوگا کہ انصار نے اس عہد کو کس طرح نباہا تھا۔ جب قریش مکہ ایک ہزار سے زیادہ مسلح لشکر کے ساتھ "مقام بدر" کے قریب پہنچے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مدینہ سے نکل کر ان کا مقابلہ کرنے کی تیاری کی تو آپ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ آپ نے بار بار مشورہ طلب فرمایا۔ انصار مدینہ کے ساتھ چونکہ مندرجہ بالا معاہدہ تھا کہ مدینہ سے باہر جا کر وہ دشمن کا مقابلہ کرنے پر مجبور نہ ہوں گے اس لئے آپ کے بار بار مشورہ فرمانے پر کہ مجھے مشورہ دو انصار کو خیال ہوا کہ شاید آپ معاہدہ کی رو سے انصار کو مکلف نہیں سمجھتے اس لئے ان میں سے ایک صحابی نے کھڑے ہو کر جواب دیا کہ آپ معاہدہ کو جانے دیں وہ اسوقت ہوا تھا جب ہمیں اسلام کی پوری حقیقت معلوم نہ تھی۔ خدا کی قسم ہم قوم موسٰی کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ تم اور تمہارا خدا جا کر لڑے ہم یہاں بیٹھے ہیں بلکہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے۔ بائیں بھی لڑیں گے۔ آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور آپ کے پیچھے بھی لڑیں گے۔ چنانچہ غزوہ بدر کے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ۳۱۳ نہتے جاں نثاروں نے کس طرح قریش کے ہزار سے زیادہ مسلح لشکر کے چھکے چھڑا دیئے۔

صحابہ کرام کی جاں نثاری کی کیا شان تھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں :۔

"اب اس کے مقابلہ میں انصافاً دیکھا جاوے کہ ہمارے ہادیٔ اکمل ؐ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کے لئے کیا کیا جان نثاریاں کیں۔ جلاوطن ہوئے ظلم اٹھائے۔ طرح طرح کے مصائب برداشت کئے۔ جانیں دیں۔ لیکن صدق و وفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جان نثار بنا دیا۔ وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع ان کے دل میں پڑ چکی تھی۔ اس لئے خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے۔ آپؐ کی تعلیم، تزکیہ نفس اپنے پیرؤوں کو دنیا سے متنفر کرا دینا۔ شجاعت کے ساتھ صداقت کے لئے خون بہا دینا اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی۔ یہ مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا ہے۔ اور ان میں جو باہمی الفت و محبت تھی اس کا نقشہ دو فقروں میں بیان فرمایا ہے۔ والّف بین قلوبھم لو انفقت ما فی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبھم (پ ۱۰) یعنی جو تالیف ان میں ہے وہ ہرگز پیدا نہ ہوتی، خواہ سونے کا پہاڑ بھی دیا جاتا"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۲-۴۳)

اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"اب ایک اور جماعت مسیح موعودؑ کی ہے جس نے اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرنا ہے۔ صحابہؓ کی تو وہ پاک جماعت تھی جس کی تعریف میں قرآن شریف بھرا پڑا ہے۔ کیا آپ لوگ ایسے ہیں؟ جب خدا کہتا ہے کہ حضرت مسیح کے ساتھ وہ لوگ ہوں گے جو صحابہؓ کے دوش بدوش ہوں گے صحابہؓ تو وہ تھے جنہوں نے اپنا مال، اپنا وطن راہ حق میں دیدیا۔ اور سب کچھ چھوڑ دیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا معاملہ اکثر سنا ہوگا۔ ایک دفعہ جب راہ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا تو گھر کا کل اثاثہ لے آئے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو فرمایا کہ خدا اور رسول کو گھر میں چھوڑ آیا ہوں۔ رئیس مکہ ہو اور کمبل پوش۔ غرباء کا لباس پہنے۔ یہ سمجھ لو کہ وہ لوگ تو خدا کی راہ میں شہید ہو گئے۔ ان کے لئے تو یہی لکھا ہے کہ سیفوں (تلواروں) کے نیچے بہشت ہے۔ لیکن ہمارے لئے تو اتنی سختی نہیں۔ کیونکہ یضع الحرب ہمارے لئے آیا ہے۔ یعنی مہدی کے وقت لڑائی نہیں ہوگی"۔ (ایضاً صفحہ ۴۳)

اس کے بعد اپنی جماعت (یعنی ہم سب کو ناقل) مخاطب کر کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ جس قدر کوئی شخص قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر مواخذہ کے قابل ہے۔ اہل بیت زیادہ مواخذہ کے لائق تھے وہ لوگ جو دور ہیں۔ وہ قابل مواخذہ نہیں لیکن تم ضرور ہو۔ اگر تم میں ان پر کوئی ایمانی زیادتی نہیں تو تم میں اور ان میں کیا فرق ہوا۔ تم ہزاروں کے زیر نظر ہو۔ وہ لوگ گورنمنٹ کے جاسوسوں کی طرح تمہاری حرکات کو سکنات کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ سچے ہیں جب مسیحؑ کے ساتھی صحابہؓ کے ہمدوش ہونے لگے ہیں تو کیا آپ ویسے ہیں۔ جب آپ لوگ ویسے نہیں تو قابل گرفت ہیں گو یہ ابتدائی حالت ہے لیکن موت کا کیا اعتبار ہے۔ موت ایک ایسا ناگزیر امر ہے جو ہر ایک شخص کو پیش آتا ہے۔ جب یہ حالت ہے تو پھر آپ کیوں غافل ہیں جب کوئی شخص مجھ سے تعلق نہیں رکھتا تو یہ امر دوسرا ہے لیکن جب آپ میرے پاس آئے۔ میرا دعویٰ قبول کیا اور مجھے مسیح مانا تو گویا من وجہہ آپ نے صحابہ کرامؓ کے ہمدوش ہونے کا دعویٰ کر دیا تو کیا صحابہؓ نے کبھی صدق و وفا پر قدم مارنے سے دریغ کیا۔ ان میں کوئی کسل تھا۔ کیا وہ دل آزار تھے۔ کیا ان کو اپنے جذبات پر قابو نہ تھا۔ کیا وہ منکسر المزاج نہ تھے؟ بلکہ ان میں پرلے درجہ کا انکسار تھا۔ سو دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو بھی ویسی ہی توفیق عطا کرے۔ کیونکہ تذلل اور انکساری کی زندگی کوئی شخص اختیار نہیں کر سکتا۔ . . . .

. . . .

. . . .

. . . . جب تک کہ اللہ تعالےٰ اس کی مدد نہ کرے۔ اپنے آپ کو ٹٹولو اور اگر بچہ کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ تو گھبراؤ نہیں اھدنا الصراط المستقیم کی دعا صحابہ کی طرح جاری رکھو۔

راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بھی تدریجاً تربیت پائی وہ پہلے کیا تھے۔ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی آپ نے ان کے لئے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا جس طرح حضور علیہ السلام چلتے۔ اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو، تہجد میں اٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو، کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالےٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائیگا اور عملی طور سے دعا کرے گا اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائے گا۔ اللہ تعالےٰ اس پر فضل کرے گا اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔ خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو ع

بر کریماں کارہا دشوار نیست

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو کیا کوئی ولی بنتا ہے؟ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی بے شک انسان نے (خدا کا) ولی بننا ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

دار الافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ربوہ

سوال۔ امام الصلوٰۃ خدمت دین کی نیت سے امامت کے فرائض ادا کرتا ہے۔ اس کے عوض کچھ ماہانہ مقرر کرنے پر اصرار نہیں کرتا لیکن مقامی جماعت اپنے طور پر اس کی خدمت کی نیت سے کچھ رقم ماہوار الاؤنس ادا کرتی ہے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے۔

جواب۔ جو شخص خالصۃً لوجہ اللہ نماز پڑھاتا ہے۔ اور اس کی امامت کو مقتدیوں کی اکثریت پسند کرتی ہے تو ایسے امام کی مالی خدمت کرنا منع نہیں ہے۔ اور نہ ہی ایسی مالی خدمت قبول کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ ہاں جو شخص حصول دنیا کے لئے امامت کو اپنا پیشہ بناتا ہے اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ ایسی ہی ذہنیت رکھنے والے اماموں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ

"اس زمانہ میں ہمارے ملک کی اکثر مساجد کی حالت نہایت ابتر اور قابل افسوس ہو رہی ہے۔ اگر ان مسجدوں میں جا کر امامت کا ارادہ کیا جائے تو وہ جو امامت کا منصب رکھتے ہیں ازبس ناراض اور نیلے پیلے ہو جاتے ہیں اور اگر ان کا اقتدا کیا جائے تو نماز کے ادا ہونے میں مجھے شبہ ہے کیونکہ علانیہ طور پر ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے امامت کا ایک پیشہ اختیار کر رکھا ہے اور وہ پانچ وقت جا کر نماز نہیں پڑھتے۔ بلکہ ایک دکان ہے کہ ان وقتوں میں جا کر کھولتے ہیں اور اس دوکان پر ان کا اور ان کے عیال کا گزارا ہے چنانچہ اس پیشہ کے عزل و نصب کی حالت میں مقدمات تک نوبت پہونچتی ہے۔ اور مولوی صاحبان امامت کی ڈگری کرانے کے لئے اپیل در اپیل کرتے پھرتے ہیں۔ پس یہ امامت نہیں یہ حرام خوری کا ایک مکروہ طریقہ ہے۔"

(فتح اسلام ص۲۱)

غرض امامت کی مکروہ صورت کا تعلق اسی ذہنیت سے ہے۔ تاہم احتیاط اور ہر قسم کی خرابی اور بدگمانی سے بچنے کی بہتر صورت یہ ہے کہ اگر کسی امام الصلوٰۃ کو اس کی خدمت کرنے کی نیت سے ماہوار مقررہ رقم ادا کرنے کا پروگرام ہو تو یہ خدمت مرکز کی وساطت سے کی جائے۔ یعنی رقم مرکز میں بھجوائی جائے اور پھر مرکز اگر مناسب اور ضروری سمجھے تو کسی مقامی جماعت کے امام الصلوٰۃ کا ماہانہ الاؤنس مقرر کرے اس طرح نہ تو امام الصلوٰۃ کو مقامی جماعت کا براہ راست ممنون احسان ہونا پڑیگا اور نہ ہی وہ اس کے زیر اثر ہو گا یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر مقامی جماعت کے لوگ کسی شخص کو بذریعہ انتخاب یا عملاً اپنا امام مقرر کریں۔ تو پھر انفرادی طور پر کسی شخص کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنی کسی ناپسندیدگی کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کرے اور اپنی علیحدہ نماز پڑھے۔ اگر وہ اسی طرح علیحدہ نماز پڑھے گا تو نظام کی خلاف ورزی کرنے والا اور اپنے نیک اعمال کو ضائع کرنے والا ہوگا۔ اگر کسی امام پر اعتراض ہو۔ تو اس کی مرکز میں شکایات کر کے اسے امامت کے منصب سے علیحدہ کرانا چاہیئے۔ اور پھر مرکز کی ہدایت کے ماتحت دوسرا امام مقرر کیا جائے۔ لیکن جب تک مرکز کوئی فیصلہ نہ کرے۔ اسے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنی چاہیئے۔ جسے اکثریت نے امام الصلوٰۃ مقرر کیا ہے۔ اور جس کے امام بننے کو عام لوگ پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح امام کے لئے بھی یہ ہدایت ہے کہ اگر اکثریت اس کے پیچھے نماز پڑھنا پسند نہیں کرتی تو وہ امام نہ بنے۔

سوال۔ کیا حج بدل کے لئے ضروری ہے کہ حج پر وہی شخص جائے۔ جس نے پہلے خود حج کیا ہوا ہو۔

جواب۔ حج بدل کا جواز مختلف احادیث سے ثابت ہے۔ ان میں سے جو زیادہ صحیح روایات ہیں۔ ان میں اس شرط کا کوئی ذکر نہیں کہ جو شخص حج بدل کے لئے جائے۔ پہلے اس نے خود اپنا حج کیا ہوا ہو۔ یہ حدیثیں بخاری مسلم اور صحاح ستہ کی باقی کتابوں میں مروی ہیں۔ ان میں سے ایک حدیث یہ ہے۔

عن ابن عباس رضؓ ان امرأۃ من خثعم قالت یا رسول اللہ ان ابی ادرکتہ فریضۃ اللہ فی الحج شیخاً کبیراً لا یستطیع ان یستوی علی ظھر بعیر قال فحجی عنہ

(بخاری مسلم)

یعنی میرے باپ پر حج فرض تھا۔ لیکن اب وہ اتنا بوڑھا ہو چکا ہے کہ اونٹ پر سہارے کے بغیر سیدھا بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم اس کی طرف سے حج کرو۔

ائمہ میں سے امام ثوریؒ، امام ابو حنیفہؒ اور ان کے متبعین ان احادیث کی بناء پر اس بات کے قائل ہیں کہ حج بدل کے لئے یہ کوئی ضروری شرط نہیں کہ حج پر جانے والا پہلے خود حاجی ہو چنانچہ فقہ مذاہب اربعہ میں ہے۔

اما المراھق فانہ یصح ان یحج عن الغیر کما یصح حج المرأۃ والعبد عن غیرھما وکذا من لم یؤد الفریضۃ الحج عن نفسہ

(جلد اول ص۷۰۸)

یعنی حنفیوں کا مسلک یہ ہے کہ ایک سمجھدار نوعمر حج بدل کی غرض سے جا سکتا ہے۔ اسی طرح عورت اور غلام بھی حج بدل کر سکتے ہیں۔ اور ایسا ہی وہ شخص بھی حج بدل کے لئے جا سکتا ہے۔ جس نے خود حج نہ کیا ہوا ہو۔

اس کے بالمقابل ابو داؤد۔ ابن ماجہ بیہقی۔ ابن حبان وغیرہ تیسرے درجہ کی کتابوں میں ایک حدیث ہے۔ جس سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ جو شخص حج بدل کے لئے جائے۔ وہ پہلے سے خود حاجی ہو۔ حدیث یہ ہے۔

عن ابن عباس رضؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلاً یقول لبیک عن شبرمۃ قال من شبرمۃ قال اخی او قریب لی قال حججت من نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم حج عن شبرمۃ۔

یعنی ابن عباس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے ہوئے یعنی حج بدل کا احرام باندھتے ہوئے سنا۔ آپؐ نے اس سے پوچھا شبرمہ کون ہے اس نے عرض کی میرا بھائی یا عزیز ہے۔ آپؐ نے پھر پوچھا۔ کیا تم نے خود حج کیا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم پہلے اپنا حج کرو پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

اس حدیث کے مندرجہ ذیل جواب دیئے گئے ہیں۔

۱۔ یہ ہدایت اس شخص کے لئے ہے جو خود حج کرنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ ایسا شخص پہلے خود اپنا حج ادا کرے۔ پھر دوسرے کی طرف سے حج پر جائے۔

۲۔ یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہے امام احمد نے اس کے متعلق کہا ہے۔ رفعہ خطاء کہ اس حدیث کو مرفوع قرار دینا غلطی ہے۔ اسی طرح ابن المنذر کہتے ہیں کہ اس کا مرفوع ہونا ثابت نہیں۔

(۳) اسی حدیث کی دوسری روایت میں فاجعل ھذہ عن نفسک ثم احجج عن شبرمۃ کے الفاظ کی بجائے یہ الفاظ ہیں ھذہ عن شبرمۃ وحج عن نفسک کہ یہ حج تو شبرمہ کی طرف سے ہوا۔ پھر اپنی طرف سے بھی حج کرنا۔ یہ روایت گو اتنی قوی نہیں۔ تاہم اس سے اس حدیث کے الفاظ کا اضطراب واضح ہے۔ اس لئے یہ ان احادیث کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جن میں کسی ایسی شرط کا ذکر نہیں۔

(نیل الاوطار ص۲۹۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس بارہ میں صرف اتنی تصریح ملتی ہے کہ

"دعا کا اثر ثابت ہے یا ایک روایت میں ہے کہ اگر میت کی طرف سے حج کیا جائے تو قبول ہوتا ہے"

(البدر یکم مئی ۱۹۰۳ء۔ فتاوی مسیح موعود ص۲۴۲)

حج بدل کی حکمت بھی عدم شرط کے مسلک میں نمایاں ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ مقامات مقدسہ اور شعائر اللہ کی زیارت کے لئے جا سکیں۔ اور غربا کو بھی ان برکات سے حصہ پانے کا موقعہ مل جائے۔

بیاہ شادی کے اخراجات

ہر شخص حسب توفیق اپنے بچوں کی شادی کے موقعہ پر سینکڑوں ہزاروں روپے خرچ کرتا ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر ان احباب کو بھی یاد رکھیئے جو الفضل منگوانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کے نام روزانہ اخبار یا کم از کم خطبہ نمبر جاری کروا کر اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کیجئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

معاصرین کیا کہتے ہیں

خطرناک قوم - احرار کا قیام - ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لیل و نہار

خواجہ حسن نظامی مرحوم کی بستر مرگ سے وصیت

خطرناک قوم

مسلمان قوم کا اجتماعی مزاج یہ ہے کہ خلافت کے ہوتے ہوئے آگے اور دولت کے پیچھے پیچھے چلتی بلکہ دوڑتی ہے اس قوم کی ساری تاریخ پڑھ جائیے۔ اس نے صرف ایک ہی چیز کی پوجا کی ہے۔ اور وہ ہے طاقت، اور ایک ہی شے کو آقا بنایا ہے۔ وہ ہے دولت ورنہ (بہ استثنائے چند) اس نے کبھی کسی نیکی، سچائی، مردانگی، اخلاص اور قربانی کو اس کی زندگی میں نہ کبھی سراہا اور نہ اس کا ساتھ دیا ہے۔ بلکہ جہاں تک بن پڑا اس کو ذلیل و خوار کرنے میں ہراول ثابت ہوئی ہے۔ البتہ جب ان کمالات و محاسن کی مظہر شخصیتیں اللہ کو پیاری ہو گئیں تو کچھ عرصہ گذر جانے کے بعد انہیں محسوس کی اور بہت سا زمانہ بیت جانے کے بعد ملال ہوا۔ پھر کئی صدیوں کے بعد انہیں اپنی تاریخ کا ہیرو بنا لیا۔

پچھلے چالیس برسوں میں ہم نے ان گنہگار آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھا ہے تاریخ کے ہزار ہا صفحات ان دلگداز واقعات سے بھرے پڑے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر دل کو قلق ہوتا ہے بلکہ مایوسی ہوتی ہے، کہ اس قوم سے وفا کی توقع ہی عبث ہے۔ سب کچھ چھوڑ دیجئے ــــ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ معمولی واقعہ نہیں۔ اگر جبرائیل امین ارشاد ربانی لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر نہ ہوتے، تو یار لوگ گر بھری زبانوں کا شاہکار تاریخ کی دیوار پہ لٹکا گئے تھے۔ علیؓ اور ان کے فرزندان دلبند حسینؓ کے ساتھ کیا بیتی؟ کیا یہ واقعہ نہیں کہ اموی عہد حکومت کے ایک خاص دور تک ان پہ تبرا کیا جاتا رہا! اور لوگ اس پہ فخر کرتے تھے ــــ پھر آئمہ معصومینؒ کے ساتھ کیا گذری۔ محدثوں پہ کیسے کیسے بہتان نہیں تراشے گئے فقہا پہ کتنے مظالم نہیں توڑے گئے، ایاز گوؤں نے کیا کچھ نہیں کہا ہے ــــ سب کچھ کہا، سب کچھ بیتا، تاریخ کے مطبوعہ صفحوں میں یہ داستانیں جوں کی توں موجود ہیں۔

اپنے ہی ملک کو لے لیجئے یہاں کیا کچھ نہیں ہوتا رہا اور ...... قانش کے لوگوں نے نیکوں اور مجاہدوں کے خلاف کیسی کیسی عریاں باتیں نہیں کیں۔ شاہ ولی اللہ کے خلاف مرحوم دلی کے مقتدروں نے کونسا ہنگ تھا۔ جو رچایا نہ ہو ان کے قرآن کا فارسی میں ترجمہ کرنے کی پاداش میں ہاتھ توڑ دئے گئے۔ شاہ عبدالعزیزؒ مسجد فتحپوری میں حدیث پڑھاتے تھے۔ دروازہ پر خرم نامی ایک بھجڑہ اندڑیں اور مخنثوں کو بٹھایا کرتا کہ یہ دین میں تحریف کرتا اور اسلام میں فلیں لگاتا ہے ان لوگوں نے ان کا جینا دوبھر کر دیا تھا۔ چھپکلی کے تیل سے ان کے جسم پر مالش کر کے برص پیدا کر دیا......

جس قوم کا مزاج یہ ہو اور جو قوم اجتماعی طور پر انتہا پسند یا انتہادی ہو، اب اگر اسے خطرناک نہ کہا جائے تو کیا اس کے بارے میں یہ رائے قائم کر لی جائے کہ ؟

ذرا غور ہو تو یہ مٹھی بہت زرخیز ہے تاہم فی الجملہ یہ ایک ایسا مٹھ ہے جس کے اندرونی خصائص مر چکے ہیں اور اب وہ سڑے انڈے کے سوا کچھ نہیں دے سکتی ــــ قدرت اس پر رحم کھا رہی ہے تو اس لئے کہ اب تک اس میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اٹھ کر سحر کا ہی سے وضو کرتے اور نالۂ نیم شبی سے بارگاہ ایزدی میں سر جھکاتے ہیں ــــ ورنہ یہ قوم تاریخ کے متعلق پر اب ایک ایسی عبادت سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتی جس میں حشو و زوائد کا انبار ہو اور ایک قاری ہر ہر سطر میں مطالعہ کے بعد الجھاؤ محسوس کرے (چٹان ۳ ستمبر ۶۲ء)

احرار کا قیام

احرار کے مخلص بہادر اور ایثار پیشہ کارکنوں نے اپنے کنونشن میں مجلس احرار اسلام قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اس مقصد کے لئے انہوں نے ایک کنوینر بھی بنا دیا ہے اور ایک کنوینگ کمیٹی بھی قائم کر دی ہے۔

غالباً یہ جماعت سازی کے اصولوں سے نا واقفیت کا نتیجہ ہے۔ جہاں تک مجلس احرار کے باقی رہنے کا سوال ہے۔ ہم اس کے حق میں ہیں کہ جب تک قادیانی جماعت زندہ ہے۔ مجلس احرار کو بھی تبلیغی جماعت کی حیثیت سے باقی رہنا چاہیئے۔ تاکہ قادیانی حضرات یہ نہ کہیں کہ ان کے مسیح موعود یا مصلح موعود کی پیشگوئی پوری ہو گئی اور مجلس احرار مٹ گئی۔ رہا ایک سیاسی تنظیم بنانے کا سوال تو ہم حالات و واقعات کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ ملک کی سیاسی زندگی میں مجلس احرار کے لئے اب کوئی جگہ نہیں ہے ــــ نہ اس میں ہمت ہے نہ اس کی وہ پرانی تنظیم ہے نہ وہ لیڈرشپ باقی ہے۔ بڑے بڑے لیڈر اللہ کو پیارے ہو گئے ایک دو باقی ہیں اور وہ چراغ سحری ہیں۔ اب احرار سیاسی طور پہ قائم بھی کی گئی تو پدرم سلطان بود کے سوا کچھ نہ ہوگی۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ پورے پاکستان میں مجلس احرار سیاسی طور پر کیا مدد دے سکتی ہے ــــ دو ہی صورتیں ہیں :-

اولاً:- حکومت کی حمایت کی جائے یہ احرار کی فطرت کے خلاف ہے اور اگر کوئی عنصر ایسا کرتا ہے یا آئندہ کرے گا تو احرار کی نیک نامی کو رسوا کرنے کا موجب ہوگا۔

ثانیاً۔ حکومت کی مخالفت کی جائے ــــ یہ اس اعتبار سے غلط ہوگا کہ احرار جب بھی حزب اختلاف کی حیثیت سے اُبھرنے اور اٹھنے کی کوشش کریں گے ان کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی بپا ہو جائے گا کہ یہ تو نظریۂ پاکستان ہی کے خلاف تھے وغیرہ وغیرہ ہمارے بزرگ ہماری بات نہیں مانتے ورنہ انہیں چاہیئے تھا کہ گوشہ نشین ہو جاتے۔ کچھ عرصہ گذر جانے کے بعد لوگ خود انہیں یاد کیا کرتے کہ یہاں کچھ دیوانے رہا کرتے تھے جن کے گھر بیابانوں کو ہم نے آگ لگا کر خاکستر کر دیا تھا ــــ

(چٹان ۳ ستمبر ۱۹۶۲ء)

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لیل و نہار

ان دنوں ٹوبہ ٹیک سنگھ کا مذہبی سکون بری طرح غارت ہو چکا ہے۔ علماء باہمی جنگ لڑ رہے ہیں جلسے پہ جلسے ہو رہے ہیں ایک، نور کی تردید کرتا ہے جو وہ بشریت کے حق میں چلا رہا ہے کوئی یا رسول اللہ کہنے پر رنجیدہ ہے تو دوسرا محمد رسول اللہ کہہ کر جھگڑ رہا ہے غرضیکہ ایک عجیب نوعیت کی محاذ آرائی ہے جو کہ پر سکون شہری ماحول کو پارہ پارہ کر رہی ہے۔ علماء کا طبقہ نا معلوم کیوں اور کن مفادات کے پیش نظر عوام کو لڑا رہا ہے۔ یہ امر ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ معمولی نوعیت کے فروعی اختلاف پر یہ حضرات ایک دوسرے پر کفر کے فتوے کیوں لگاتے ہیں۔ ایک طرف عیسائیت کا سیل رواں ہے جو کہ علماء کے نزاعی اختلافات کے باعث بڑھتا چلا جا رہا ہے اور ہمارے علماء کرام عوام کو دیوبندی بریلوی اہلحدیث کے مسئلوں میں الجھاتے چلے جا رہے ہیں جن کا قطعی کوئی فائدہ نہیں بلکہ الٹا نقصان ہے۔

عیسائیت پھیل رہی ہے اس کے انسداد کی جانب کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ علماء فیصلہ کریں کہ ان کے معمولی نوعیت کے مسائل اسلام کی عظمت کا باعث ہیں یا ذلت کا سبب اسی طرح کیا وہ دین محمد کی خدمت کر رہے ہیں یا مذمت؟

ہم علماء کرام سے اپیل کریں گے کہ خدارا وہ اپنے اختلافات کو بھول جائیں اور معمولی مسائل پر نہ الجھیں۔ ان کا کلمہ ایک ہے۔ ان کا اللہ ایک ہے۔ ان کا نبی ایک ہے پھر آخر اس قدر مشترک امور کی موجودگی میں چھوٹے چھوٹے مسائل کی وقعت کیا ہے؟ ایک طبقہ اگر محمد کو نور نہیں مانتا تو نہ مانے انہیں ان کے عقائد پہ چلنے دیجئے۔ آپ کے کرنے کے اور بہت سے کام ہیں۔ الکامل قوموں کے مقابلہ پر متحد ہو کر ٹوٹ جائیے اور انہیں خس و خاشاک کی طرح ختم کر دیجئے۔

محمد مصطفیٰ صلعم کی شفاعت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم سچے مسلمان بن کر دین محمدی کو بچائیں۔

ہم علماء سے درخواست کرتے ہیں کہ ایک سٹیج پر جمع ہو کر نیک نیتی سے حلف اٹھائیں کہ وہ آج کے بعد کبھی باہمی جنگ نہیں کریں گے جب تک کہ وہ اپنے دشمنوں سے نہیں نمٹ لیتے اور یہی اصل خدمت ہوگی ورنہ علماء اللہ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔

(وفاق سرگودھا ۲ ستمبر ۶۲ء)

خواجہ حسن نظامی مرحوم کی بستر مرگ سے وصیت

مشہور روحانی پیشوا امام المشائخ شمس العلماء مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہ نے ۳ ر اکتوبر ۱۹۵۵ء کو بستر مرگ پر جو وصیت پاکستان کی حکومت کے نام لکھی تھی وہ ہم اپنے صدر محترم اور ان کے تمام معاونین کی خاص توجہ کے لئے اخبار منادی دہلی سے پیش کرتے ہیں۔

حضرت موصوفؒ نے "پاکستان مولویوں سے ہوشیار رہے!" کے عنوان سے تحریر فرمایا کہ

" پاکستان کی حکومت مجھ سے زیادہ دور اندیش ہے تاہم وہ مولویوں کی اس لئے رعایت کرتی ہے کہ وہ دین کے علم ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جو مملکت قائد اعظم دے گئے ہیں وہ جبھی سلامت رہیگی کہ کوئی حضرت مولانا اور کوئی حضرت پیر صاحب اس میں دخیل نہ ہوں۔ ان دونوں کو کھلاؤ۔ نذریں دو۔ ہاتھ چومو مگر اختیار حکومت سے دور رکھو۔"

حضرت امام المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ سنہری نصیحت ان کے بہت گہرے اور طویل تجربات پر مبنی ہے مسلمان حکومتوں کے استحکام کے لئے یہ نہایت کارآمد نسخہ ہے ہماری مملکت کے مدبر اور دور اندیش حکام کو بھی اس مرد حق آگاہ اور عالم اسلام کے مشہور صوفی اور روحانی پیشوا کی اس زریں وصیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے ــــ اسی قسم کا اشارہ ملک کے قوم شمس العلماء خواجہ الطاف حسین صاحب حالیؒ بھی بیان فرما گئے ہیں ۔؎

دیکھو جس سلطنت کی حالت درہم
سمجھو کہ وہاں ہے کوئی "برکت کا قدم"
یا تو کوئی بیگم ہے مشیر دولت
یا شاہ کا کوئی مولوی وزیر اعظم (دیوان حالی)

(رفتار زمانہ ۲۸ اگست ۶۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جدید علم کلام اور اُس کے وسیع اثرات

(از مکرم نصیر احمد صاحب ناصر)

قسط نمبر ۱۷

جدید مسائل کی تشریح کا کام ہوتا رہا اور فقہاء کا مسائل مختلفہ میں اختلاف بھی ہوتا تھا لیکن تقلید کا عامیانہ اثر ان فقہا کے پیروان میں شدت کی حد تک نہ پہنچا ہوا تھا لیکن آخر تقلید کی دبا نہایت خطرناک صورت میں پھوٹی اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو ادنیٰ اختلاف کی بناء پر دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد قرار دینے لگا۔

اور آج تک اس کا اثر یہ ہے کہ آئمہ کی تقلید شخصی سے انکار کرنا بے دینی کا ثبوت سمجھا جاتا ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحؒ کے بعد اجتہاد اور قیاس کے دروازے کو قطعی بند قرار دے دیا گیا ہے اور ان کے مقلدین کا خیال یہ ہے کہ جن احکام و مسائل کا استخراج امت کے لئے ضروری تھا وہ تمام کا تمام امام ابو حنیفہ رحؒ کے ذریعہ سے پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور ان کے بعد کسی جدید مسئلہ کا استخراج قطعی ناجائز اور حرام ہے۔ یہی حال باقی ائمہ کی تقلید کرنے والوں کا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا محاکمہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے امت کے جھگڑوں کو چکانے کے لئے حکم و عدل کے منصب پر کھڑا کیا تھا۔

آپ نے فرمایا کہ ہدایت کا سرچشمہ اور سب سے بڑا ذریعہ قرآن شریف ہے اس کے بعد سنت رسول اور حدیث کا درجہ ہے اسی طرح آپ نے فرمایا کہ قرآن زندہ کتاب ہے وہ ہر زمانہ کی ضروریات کو پورا کرنے کا سامان اپنے اندر رکھتا ہے فقہاء کرام جنہوں نے اپنی زندگیاں قرآن کریم کی خدمت میں لگا دیں اس قابل ہیں کہ ان کو تعظیم کی نظر سے دیکھا جائے اور مسائل فقہ کو سلجھانے کے لئے ان کی رہبری سے فائدہ اٹھایا جائے

اور موجودہ زمانہ میں اگر تغیرات کی بنا کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس صورت میں علماء اپنے خداداد اجتہاد سے کام لیں لیکن ہوشیار رہیں کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کی طرح بے وجہ احادیث سے انکار نہ کریں اور جہاں قرآن و حدیث سے کسی حدیث کو معارض پاویں تو اس حدیث کو چھوڑ دیں۔ (بحوالہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول)

آپ کے اس ارشاد کے نتائج

حضرت اقدس نے مسائل کے استخراج کے لئے جب ارشاد فرمایا اور آپ کی جماعت نے اس سے استفادہ کرتے ہوئے قرآن و حدیث کی روشنی میں جدید مسائل کو تلاش کرنے میں اس اصل کو مدنظر رکھا تو اس بناء پر مقلدین نے جماعت احمدیہ کی سخت مخالفت کی لیکن زمانہ نے انھیں بالاخر اس بات کو ماننے پر بھی مجبور کر دیا ہے اور آج جگہ جگہ سے یہ صدائیں بلند ہو رہی ہیں کہ قرآن پاک کے تابع تمام علوم کو رکھنا چاہیئے اور علماء کو مجتہدانہ بصیرت سے کام لے کر جدید مسائل کے متعلق غور و فکر کرنا چاہیئے۔

چنانچہ اسی بات سے متاثر ہو کر مولانا مودودی صاحب فرماتے ہیں :-

"نئے فقہ کی تدوین کی اشد ضرورت"

ذہنی غلبہ اور استیلاء کی بنیاد دراصل فکری اجتہاد اور علمی تحقیق پر قائم ہوتی ہے جو قوم اس راہ میں پیش قدمی کرتی ہے وہی دنیا کی رہنما اور قوموں کی امام بن جاتی ہے جو قوم اس راہ میں پیچھے رہ جاتی ہے اسے مقلدانہ متبع بننا پڑتا ہے اس کے افکار اور معتقدات میں یہ قوت باقی نہیں رہتی کہ وہ دماغوں پر اپنا تسلط قائم رکھ سکیں مسلمان جب تحقیق اجتہاد کے میدان میں آگے بڑھتے رہے تمام دنیا کی قومیں ان کی پیرو اور مقلد رہیں اسلامی فکر سارے نوع انسانی کے افکار پر غالب رہا مگر جب انھوں نے سوچنا اور دریافت کرنا چھوڑ دیا تو وہ اکتساب علم اور اجتہادِ فکر کی راہ میں تھک ہار کر پڑ گئے تو گویا انھوں نے خود دنیا کی رہنمائی سے استعفاء دے دیا۔"

گویا مودودی صاحب کے اس قول سے یہ بات عیاں ہے کہ مسلمانوں کو ترقی کے میدان میں گامزن ہونے کے لئے اجتہاد کے دروازوں کو بند نہیں کرنا چاہیئے اور نہ ہی محض تقلید پر بھروسہ کرتے ہوئے عقل و فکر کو بے کار چھوڑ کر اپنے قویٰ کو معطل کرنا چاہیئے۔

پھر مولانا ابو رشید صاحب وحدانی فرماتے ہیں :-

"نئی فقہ بنانے میں کیا رکاوٹ ہے؟ علماء اور وکلا توجہ فرمائیں"

"حکومت پاکستان نے وضع دستور کے سلسلہ میں اصولی اساس کا فیصلہ کرنے کے لئے علماء اور جدید تعلیم یافتہ حضرات کی ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آغاز میں بہت سے مسائل کے متعلق اختلاف تھا لیکن مذاکرات کے بعد اب دونوں گروہوں کے درمیان تصفیہ ہو چکا ہے ......

یہ کمیٹی صرف چند مخصوص مسائل پر بحث و شنید کے لئے قائم کی گئی تھی اور اس کو بفضل خدا کامیابی ہوئی آخر کیا وجہ ہے کہ تشکیل فقہ جدید کی غرض سے جو زیادہ وسیع اور عام فائدہ اور ذی استعداد جماعت قائم کی جائے جو فقہ قدیم پر نظر ثانی کر کے اسے جلد از جلد زمانہ حاضرہ کی ضروریات کے مطابق بنا دے

کیفیت یہ ہے کہ تمام تعلیم یافتہ مسلمان تمام اہل حدیث علماء تمام اہل قرآن احمدی مودودی وغیرہ ہم فقہ جدید کی تشکیل کے حامی ہیں اور علماء احناف بھی اس کی ضرورت سے ہرگز انکار نہیں کرتے......

فقہ کی تشکیل جدید کے لئے عملی تدابیر فی الفور اختیار کریں یہ صرف پاکستان کی نہیں پوری دنیا اسلام خود دین قیم کی بہت بڑی خدمت ہوگی" (بحوالہ رفتار زمانہ ۱۵ فروری ۱۹۵۲ء)

اس کے علاوہ اور بہت سے علماء اس بات کے حامی ہیں کہ جدید ضروریات زمانہ کے مطابق نئے مسائل کا استخراج لازمی اور ضروری ہے اور ان کا ایسا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ مسلک کو اپنا رہے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب کی اسلامی خدمات کا اعتراف

مضمون ختم کرنے سے پیشتر یہ واضح کر دینا بھی ضروری ہے کہ مخالفین نے جو اثر قبول کیا ہے اور آپ نے جو اسلام کی حفاظت و اشاعت میں جو علم کلام پیدا کیا اس کے ہمارے غیر احمدی علماء بھی معترف ہیں مولانا عبداللہ العمادی تحریر فرماتے ہیں :-

"غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انھوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔"

(بحوالہ اخبار وکیل مئی ۱۹۰۸ء)

تمت

کامیابی اور درخواست دعا

امسال پھلوں کی نمائش میں بفضل تعالیٰ میرے باغ گلستان محمودؓ واقعہ لودھراں ضلع ملتان کو بہترین آم مہیا کرنے پر جناب وزیر محکمہ زراعت مغربی پاکستان نے اوّل و دوم انعامات دیئے ہیں اس خوشی میں ایک سال کے لئے کسی مستحق کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کروا رہا ہوں بزرگان سلسلہ و دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہمارے لئے برکت کا موجب بنائے۔

(محمد منظور احمد خاں ایاز لوہاری دروازہ ملتان)

مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو ایف اے اور بی اے وغیرہ کے امتحانات میں کامیاب فرمایا ہے ان کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کے لئے روحانی اور جسمانی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ نے ایسے خوشی کے مواقع پر ارشاد فرمایا ہے کہ :-

"امتحان میں پاس ہونے پر
خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ
نہ کچھ ضرور دیا کریں"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات کے والدین اور سرپرستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اعلان

نصرت عمر جونیئر ماڈل سکول

موسمی تعطیلات کے بعد مورخہ ۱۵ ستمبر ۶۲ء بروز ہفتہ صبح ۶ ½ بجے کھل رہا ہے۔ اساتذات و طلباء کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پر پہنچ جاتیں۔

ہیڈ مسٹرس

نصرت عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

نظارت اصلاح وارشاد کے اعلانات:-

تربیت و اصلاح اولاد کے لئے ایک دوست کی تجاویز

قابل توجہ احباب جماعت احمدیہ

نظارت ہذا میں ایک دوست نے تربیت اولاد کے سلسلہ میں بعض تجاویز لکھی ہیں نظارت ہذا کے نزدیک وہ تجاویز عمدہ ہیں احباب جماعت کو چاہیئے کہ ان تجاویز کو اپنائیں اور ان پر عمل کر کے فائدہ اٹھائیں تجاویز حسب ذیل ہیں :-

اس سال (۶۲-۶۳ء) جماعت احمدیہ کا ہر فرد یعنی (HEAD OF FAMILY) اپنی تمام اولاد کا جائزہ لے کہ اس کی اولاد کا احمدیت سے کیا تعلق ہے نیز دیکھے کہ اس کے بیٹے جو ملازم ہیں وہ جماعت کو پورا چندہ ادا کرتے ہیں یا کہ نہیں۔

- اس کے بیٹے یا بیٹیاں جماعت سے تعلق رکھتی ہیں یا نہیں۔
- اس کی بیٹیاں اور دوسری رشتہ دار خواتین پردہ کرتی ہیں یا کہ نہیں۔
- اس کے بچے جماعت کی تنظیموں میں شامل ہیں یا نہیں۔

۲- تبلیغ کے لئے وقف ایام کی طرح سال رواں میں یہ تحریک چلائی جائے کہ ہیڈ آف فیملی ۱۵ دن یا ایک ماہ اپنی اولاد کی تربیت کے لئے وقف کریں اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک اس کو یقین نہ ہو جائے کہ اس کے بچے بچیاں احمدیت کے ساتھ منسلک ہو گئے ہیں اور چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو گئے ہیں۔

۳- تمام جماعتیں اپنی اپنی جماعت کی فہرست تیار کریں اور جائزہ لیں کہ جو نوجوان نماز یا چندہ میں سست ہوں ان کے والدین کو اطلاع کی جائے اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک باقاعدہ ان کو نماز پڑھنے والے اور چندہ دینے والے نہ بنا لیں۔

۴- نظارت اصلاح وارشاد میں اصلاح اور تربیت جماعت ہائے احمدیہ کے لئے دو مزید انسپکٹر منظور ہوئے ہیں جن کو عنقریب جماعتوں میں اصلاح کی غرض سے بھیجا جائے گا نظارت ہذا کے نزدیک اگر ہر جماعت کے منظور شدہ عہدیداران اپنے فرض منصبی کو سنبھال لیں تو تربیت جماعت کا کام بہت آسان ہو جائے گا۔

انگریزی لباس اور وضع قطع کے متعلق ارشاد

عرب صاحب نے انگریزی وضع قطع کے متعلق ذکر کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "مسلمان کو جیسے باطن میں اسلام دکھانا چاہیئے ویسے ہی ظاہر میں بھی ان لوگوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے جو انگریزی لباس کو یہاں تک اختیار کرتے ہیں کہ عورتوں کو بھی اس لباس اور وضع میں رکھنا پسند کرتے ہیں جو شخص جس قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے تو پھر وہ آہستہ آہستہ اسی قوم کو اور پھر ان کے اوضاع واطوار حتیٰ کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہے اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے اور تکلفات سے منع کیا ہے۔" (فتاویٰ احمدیہ جلد دوم صفحہ ۵۴)

آئندہ نسل یتامیٰ اور بیوگان کی دینی اور اخلاقی حفاظت

آئندہ نسل اور یتامیٰ اور بیوگان کی دینی اور اخلاقی حفاظت کی تدابیر اختیار کرنا بھی نظارت اصلاح وارشاد کے سپرد ہے اس بارہ میں نظارت علیا کی ہدایت یہ ہے کہ ایک مرکزی کمیٹی اس بارہ میں غور وفکر کے لئے مقرر کرنی چاہیئے جو زمانہ کے موجودہ رجحانات سے نوجوانوں کو محفوظ رکھنے کی تجاویز سوچے اور ایسے ہی احکام اسلام کی تعمیل کے لئے رغبت دلانے کے ذرائع تجویز کرے اور ان پر عملدرآمد کرائے . . . ایسی کمیٹیاں باہر کی جماعتوں میں بھی مقرر ہوں۔

نظارت ہذا نے مرکزی اور بیرونی جماعتوں کے لئے حسب ذیل کمیٹیاں تجویز کی ہیں۔ آئندہ ان کے ذریعہ کارروائی کی جائے گی۔

مرکزی کمیٹی :- ناظر صاحب اصلاح وارشاد صدر

ممبران۔ صدر عمومی۔ مہتمم خدام الاحمدیہ محتسب امور عامہ۔ زعیم اعلیٰ انصار اللہ

بیرونی جماعت کے لئے کمیٹی :- امیر یا صدر جماعت

سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ سیکرٹری امور عامہ۔

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

S- GERMNOX

جراثیم کش۔ بدبو کو دور کرنے والا بہترین فینائل

بازار کی ایک گیلن عام فینائل سے "جرم ناکس" کی ایک پونڈ کی بوتل زیادہ طاقت رکھتی ہے۔ برسات میں بیماریوں سے بچنے کے لئے یہ بہترین فینائل گھر کی صفائی کیلئے باقاعدہ استعمال کیجئے، اپنے شہر کے دوکاندار سے چھ اونس اور پونڈ کی بوتل میں حاصل کیجئے!

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ ربوہ

ہر قسم ہر نئی وضع کی بہترین

ساڑھیاں

آپ کی اپنی دوکان

پریفکشن ہاؤس ۴۲ کمرشل بلڈنگ دی مال، لاہور

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہر شخص کی خواہش ہے

کہ اسے ادب اور احترام سے مخاطب کیا جائے اس لئے ضروری ہے کہ ہم جب اپنے خالق اور مالک کا نام اپنی زبان پر لائیں یا لکھیں تو اس کے ادب اور احترام کو مدنظر رکھیں، اور اسے اللہ تعالیٰ، خدا تعالیٰ یا رب العزت سے یاد کریں اس میں بہت بڑی برکات ہیں اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ پاکستان کے تمام اخباروں کو اپیل کی جاتی ہے کہ وہ بھی اس امر کو ملحوظ رکھا کریں اور دوست بھی ایک دوسرے کو اس کی تلقین کرتے رہیں۔

خاکسار میاں سراج الدین۔ وائی ایم سی اے بلڈنگ مال روڈ لاہور

بچوں کی ہر قسم کی کمزوری اور نشوونما کی کمی کی بہترین دوا

بے بی ٹانک ڈیڑھ کورس ۔/۳

راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (رجسٹرڈ)
کیور رائٹ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

ہر انسان کے لئے

ایک ضروری پیغام

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن۔

ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والی ٹیموں اور خدام کی اطلاع پندرہ اکتوبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے ۔/۱۹

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

نمبر ۱۶۸۱۴ :- میں امۃ اللہ بیگم زوجہ ملک مبارک احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھرم پورہ ڈاکخانہ مغلپورہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۷/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے ۲۔ زیور طلائی۔ (۱) کانٹے دو جوڑی طلائی وزنی ۲ تولہ ہے۔ جن کی مالیت مبلغ ۲۶۰/- روپے بحساب ۱۳۰/- روپے فی تولہ۔ ۲۔ تین عدد انگوٹھی طلائی وزن ایک تولہ ہے۔ جن کی مالیت اس وقت مبلغ ۱۳۰/- روپے تولہ ہے (۳) ایک گلے کا نکلس طلائی وزن چار ماشہ جن کی مالیت اس وقت مبلغ ۴۵/۳۵ روپے ہے۔ کل میزان مع مہر مبلغ ۱۴۲۵/- جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف ملک مبارک احمد خاوند موصیہ۔ الامۃ:۔ امۃ اللہ بیگم گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد:۔ شیخ عبدالشکور ولد شیخ عبدالواحد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دھرم پورہ لاہور مکان ۵۶ گلی ۱ دھرم پورہ۔

نمبر ۱۶۸۱۵ :- میں ملک مبارک احمد ولد شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھرم پورہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۷/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ ۲۸۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف۔ ملک مبارک احمد ولد شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی۔ ساکن گلستان کالونی مکان نمبر ۳۵ ۔ دھرم پورہ لاہور۔ العبد:۔ ملک مبارک احمد ۶۲/۷/۲۹ - گواہ شد:۔ شیخ عبدالشکور ولد شیخ عبدالواحد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دھرمپورہ لاہور مکان نمبر ۵۶ گلی ۱ دھرم پورہ لاہور۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۸۱۶ :- میں محمد یوسف ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ پیدائشی ساکن قادیان حال ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک مکان واقعہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۵۰/۱۶ رقبہ دس مرلہ جس کی موجودہ قیمت تین ہزار روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گزارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو اس وقت ۱۳۵/- روپے ماہوار (تنخواہ مع الاؤنس) ہے، میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو، اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد محمد یوسف محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد:۔ رشید احمد ارشد ساکن رشید منزل دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ جلال الدین ابن عبدالستار کشمیری مرحوم محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ ۶۲-۸-۱

نمبر ۱۶۸۱۷ :- میں عبدالمجید ولد چوہدری عبدالعزیز قوم ارائیں پیشہ پنشنر عمر تقریباً ۶۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ نومبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ۱۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک مکان دو منزلہ جس کی اندازاً قیمت ۳۰۰۰/- روپیہ ہے۔ ایک دوکان جس کی اندازاً قیمت ۲۰۰۰/- روپیہ ہے۔ زرعی زمین اندر حدود کمیٹی ۱۳ کنال ہے۔ جس کی قیمت وقت زیادہ سے زیادہ ۵۰۰/- روپیہ فی کنال ہے۔ کل قیمت مبلغ ۶۵۰۰/- روپیہ نقد جو میری ڈاکخانہ میں جمع ہے ۵۰۰/۲/- آمد ماہوار بصورت پنشن مبلغ ۱۲/- روپیہ فتح الاؤنس ماہوار مبلغ ۴/- روپیہ (۲) اس کے علاوہ میری کوئی جائداد یا آمد نہیں ہے۔ مندرجہ بالا جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ ۳۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ ماسوائے مندرجہ بالا جائداد کے ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ ۴۔ اگر میری آمد کوئی کمی یا بیشی ہوگی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو کرتا رہوں گا۔ ...

میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ لہٰذا یہ چند حروف بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بخوشی خود تحریر کرتا ہوں کہ سند رہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد:۔ عبدالمجید ولد چوہدری عبدالعزیز۔ گواہ شد:۔ عبدالحکیم ولد عبدالحکیم جھنگ صدر۔ گواہ شد:۔ ماسٹر علی محمد ولد میاں کریم بخش سیکرٹری مال جھنگ صدر۔

نمبر ۱۶۸۱۹ :- میں امۃ القدیر بیگم شفقت قادیانی زوجہ مرزا بشیر احمد صاحب قوم مغل چغتائی پیشہ خانہ داری عمر قریباً ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان حال ڈیرہ اسمٰعیل خاں صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۱/۱۲/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔ میری جائیداد منقولہ حسب ذیل ہے: ۱۔ کانٹے نو ماشہ قیمتی یکصد روپیہ ۲۔ انگوٹھیاں دو عدد قیمتی ستر روپے۔ کل قیمت ایک سو ستر روپے صرف ۳۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپے صرف۔ یہی میری جائیداد منقولہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

المرقوم ۶۱/۱۲/۳۰ بقلم خود مرزا منور احمد درویش۔ الامۃ:۔ امۃ القدیر شفقت

گواہ شد:۔ مرزا برکت علی احمد صحابی قادیانی پنشنر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد:۔ مرزا بشیر احمد ولد مرزا محمد اسحاق صاحب مرحوم مکان نمبر ۱/۱۵۶ - ۵۰۸ انند پورہ گوالمنڈی راولپنڈی چھاؤنی ۶۲/۷/۱۸

نمبر ۱۶۸۲۰ :- میں امۃ المنان زوجہ عبداللطیف احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سرگودہا۔ ڈاکخانہ سرگودہا۔ ضلع سرگودہا۔ صوبہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۱/۷/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر ڈیڑھ ہزار روپے جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ کانٹے طلائی دو عدد تین تولہ گلوبند ایک عدد تین تولہ انگوٹھیاں طلائی دو عدد ہر دو ۱/۲ تولہ قیمت موجودہ کل زیورات ۸۸۰/- روپے۔ کل بمعہ مہر ۲۳۸۰/- روپے ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کر دوں رقم میری وصیت کردہ رقم سے منہا کی جاوے گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ مالک ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں اگر بعد ازاں کوئی اور آمد پیدا ہو جائے۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ امۃ المنان زوجہ بلاک نمبر ۱۴ مکان نمبر ۳۸/۳ سرگودھا۔ گواہ شد:۔ لطیف احمد ناز بقلم خود۔ خاوند موصیہ۔ پاکستان انشورنس سرگودہا۔

درخواست دعا

برادرم ملک رشید احمد سکوٹر کے ایک حادثہ کی وجہ سے جمعہ کی شام سے گنگا رام ہسپتال لاہور میں بیہوش پڑے ہیں۔ آج چھٹا دن ہے کوئی ہوش نہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب عزیز موصوف کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر ملک عبدالوحید سلیم لاہور ۷۷۔ بی۔ گلبرگ

تہران کے ہوائی اڈہ پر صدر ایوب اور شہنشاہ ایران میں ملاقات

زلزلہ زدگان کی امداد کیلئے دس ہزار ڈالر عطیہ ۔ پاکستان ہر ممکن مدد دیگا (ایوب)

تہران ۸ ستمبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کل لندن جاتے ہوئے تہران کے ہوائی اڈے پر ایران کے شہنشاہ رضا شاہ پہلوی سے نصف گھنٹہ تک ملاقات کی۔ صدر نے ایران کے حالیہ زلزلہ میں تباہ ہونے والوں کے لئے دس ہزار ڈالر کے عطیہ کا اعلان بھی کیا۔ صدر ایوب اور رضا شاہ میں باہمی دلچسپی کے امور پر بند کمرے میں بات چیت بھی ہوئی۔ شہنشاہ ایران، صدر ایوب کے استقبال کے لئے خود ہوائی اڈے پر موجود تھے۔

صدر ایوب نے تہران میں پاکستان کے ناظم الامور کو ہدایت کی کہ پاکستان میں فوج کی معرفت خیمے ہزار ہے جائیں اور سب سے پہلے جہاز سے ایران بھیجد یئے جائیں۔ زاہدان میں رہنے والے پاکستانی باشندوں نے زلزلہ سے نقصان اٹھانے والوں کی مدد کے لئے پچاس ہزار ریال دیئے ہیں۔ کوئٹہ میں بھی زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے نقد اور جنس کی صورت میں امداد جمع کی جارہی ہے۔ صدر ایوب آج جس وقت دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن جاتے ہوئے تہران کے ہوائی اڈے پر پہنچے تو ان کے استقبال کے لئے شہنشاہ ایران کابینہ کے ارکان اور پاکستانی سفارت خانے کا عملہ موجود تھا۔ صدر ایوب ہوائی اڈے پر نصف گھنٹہ ٹھہرے آپ نے طیارے سے اترتے ہی شہنشاہ ایران سے زلزلہ کی تباہ کاریوں کے بارے میں دریافت کیا اور امدادی کاموں کے بارے میں گفتگو کی۔ صدر ایوب نے زلزلہ میں تباہ ہونے والوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ان کے لئے ہر ممکن مدد دے گا۔

صدر ایوب دولتِ مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے لئے کل صبح لندن روانہ ہوئے تھے۔ ہوائی اڈے پر مرکزی صوبائی وزراء قومی اسمبلی کے سپیکر مولوی تمیز الدین مشرقی اور مغربی پاکستان کے گورنروں غیر ملکی سفیروں تک کے دونوں حصوں کے مسلم لیگیوں کی ایک بڑی تعداد اور اعلیٰ سول و فوجی افسروں نے انہیں الوداع کہا۔ مسلم لیگیوں نے صدر ایوب زندہ باد اور پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے۔ صدر ایوب لندن میں کانفرنس میں شرکت کے بعد اگلے دو دن کے لئے پیرس جائیں گے۔ جہاں آپ صدر ڈیگال سے ملاقات کریں گے۔ صدر ایوب کینیڈا اور امریکہ کا دورہ کریں گے اور نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب بھی کریں گے۔ خیال ہے کہ صدر ۲۹ ستمبر کو کراچی واپس جائیں گے۔

تونس میں سیلاب سے بیس افراد ہلاک

سفاکس (وسطی تونس) ۸ ستمبر مقامی حکام نے کل بیان دیا کہ موسلا دھار بارشوں کے باعث سفاکس کے علاقہ میں سیلابوں سے بیس ہزار افراد ہلاک اور متعدد لاپتہ ہیں۔

ایران کے قیامت خیز زلزلہ میں ہلاک شدگان کی تعداد ۴ ہزار تک پہنچ گئی

شاہ ایران تباہ شدہ علاقے کے دورے کے بعد دارالحکومت واپس پہنچ گئے

تہران ۸ ستمبر۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایران کے حالیہ قیامت خیز زلزلہ میں چالیس ہزار افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اب تک ساڑھے چھ ہزار لاشیں نکالی جا چکی ہیں اور ملبہ سے مزید لاشیں نکالنے کا کام جاری ہے شاہ ایران زلزلہ سے تباہ ہونے والے علاقے کا دورہ کرنے کے بعد واپس دارالحکومت میں پہنچ گئے۔ شاہ نے قوم سے اس موقع پر مصیبت زدگان کے لئے دل کھول کر امداد دینے کی اپیل کی ہے۔ اور اپیل کے جواب میں سینکڑوں ٹرک اور لیں مصیبت زدگان کیلئے کھانا دوائیں رضاکار اور امداد کا دوسرا سامان لے کر شمالی ایران کے مصیبت زدہ علاقے کی طرف جارہی ہیں۔ شاہ ایران نے گزشتہ رات غزوین میں مصیبت زدگان کے کیمپ میں گزاری اور رات گئے تک ان سے بات چیت کرتے رہے۔ شاہ ایران نے تباہ شدہ گاؤں کی فوری تعمیر نو کے احکام جاری کردئے ہیں۔ آپ نے وزیر اعظم ایران مسٹر اسد اللہ العالم کو ہدایت کی ہے کہ وہ امداد بھیجنے والے ممالک سے درخواست کریں کہ مصیبت زدگان کے لئے بنے بنائے مکان بھیجیں۔

ایرانی وزیر اعظم نے ایک اپیل میں آج کہا ہے کہ ایران کے مصیبت زدگان کو خیمے نہیں بلکہ بنے بنائے مکانات مہیا کرنے کی ضرورت ہے اور ساری نقد اعانت اسی مقصد کے لئے استعمال کی جائے گی۔ پینے کے پانی کی قلت کا یہ عالم ہے کہ لوگ بعض ایسے تالابوں کا پانی پینے پر مجبور ہیں کہ جن میں مویشیوں کی لاشیں گل سڑ گئی ہیں۔ روس کے ریڈ کراس ادارے نے آج مصیبت زدگان کے لئے پچاس ہزار روبل بطور امداد بھیجے ہیں۔ اور روس نے شاہ ایران کو ہمدردی کا پیغام بھیجا ہے۔

فارموسا میں طوفان سے ۱۳۵ افراد ہلاک ہو گئے

تائپے ۸ ستمبر۔ فارموسا کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ہفتہ کے دن کے طوفان باد و باراں سے ۱۳۵ افراد ہلاک ہو گئے۔ طوفان نے ستر ہزار افراد کو بے گھر کر دیا گزشتہ پچیس سال کی تاریخ کا سب سے بڑا طوفان تھا۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

اگر وہ صراط مستقیم پر چلے گا تو خدا بھی اسکی طرف چلے گا اور پھر ایک جگہ پر اس کی ملاقات ہوگی۔ اس کی اس طرف حرکت خواہ آہستہ ہوگی۔ لیکن اس کے مقابل خدا تعالےٰ کی حرکت بہت جلد ہوگی۔ چنانچہ یہ آیت اسی طرف اشارہ کرتی ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم الخ (پ ۲۱) سو جو باتیں میں نے آج بیان کی ہیں ان کو یاد رکھو کہ ان ہی پر مدار نجات ہے۔ تمہارے معاملات خدا اور خلق کے ساتھ ایسے ہونے چاہئیں جن میں رضا الٰہی مطلوب ہی ہو پس اس سے تم نے واٰخرین منھم لما یلحقوبھم الخ کے مصداق بننا ہے"۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۵-۲۶)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳ ستمبر کو مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے محمد افضل تجویز فرمایا ہے۔ احباب بچے کی درازی عمر اور نیک بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد الرحمن پوسٹل کلرک ربوہ
ساکن دار الیمن۔ ربوہ

جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت ربوہ گیارہویں کلاس (آرٹس) اور بی۔اے فرسٹ ایر (پاس کورس) کا داخلہ شروع ہے جو بغیر لیٹ فیس کے مندرجہ ذیل تاریخوں تک جاری رہیگا
گیارہویں کلاس ۱۰ ستمبر تک
بی۔اے فرسٹ ایر ۱۵ ستمبر تک
انٹرویو صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک۔ انگلش ریاضی۔ عربی اور اسلامیات میں بی۔اے آنرز کا بھی انتظام ہے۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

درخواست دعا

برادرم عزیزم محمد عبد الکریم صاحب ابن حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب جلالپوری مرحوم لندن سے بذریعہ کار ربوہ آرہے ہیں۔ ترکی تک تو ان کے بارہ میں اطلاع آتی رہی۔ لیکن وہاں کے بعد کی ابھی تک کوئی خبر نہیں ملی۔ خبر کی وجہ سے سخت گھبراہٹ اور پریشانی ہے۔ خاص طور پر ایران کے قیامت خیز زلزلہ کی خبریں زیادہ تشویش کا باعث ہیں۔ بزرگان سلسلہ درویشان اور احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عزیزم موصوف کی بخیریت واپسی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی عافیت کے سائے میں رکھے اور ان کا ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ (محمد احمد جلیل ربوہ)

توسیع اشاعت "الفضل" کیلئے دورہ

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مندرجہ ذیل مقامات کے دورہ پر بھجوایا جارہا ہے مکرم خواجہ صاحب توسیع اشاعت "الفضل" کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح و ارشاد کا کام بھی سرانجام دیں گے۔ جماعتوں کے امراء اور دیگر عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ نمائندہ "الفضل" سے کما حقہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مقامات دورہ: بہاولنگر۔ ہارون آباد۔ چک ۱۰۶ نہر مراد۔ چک ۱۶۶ نہر مراد۔ بہاولپور خانپور۔ رحیم یار خاں۔ روہڑی۔ سکھر۔ محراب پور۔ کنڈیارو۔ نواب شاہ حیدر آباد۔ بدین۔ کراچی۔ میرپور خاص۔ ڈگری۔ کنری۔ ملتان شہر و چھاؤنی۔ خانیوال۔ چیچہ وطنی منٹگمری۔ اوکاڑہ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)